REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

بجز یکشنبہ

۲۱ ذی قعدہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ بارہ پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۷ ہجرت ۱۳۴۰ ہش ۷ مئی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۰۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۶ مئی بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

رات حضور کی طبیعت بہت خراب رہی ہے۔ بائیں ٹانگ میں اور کمر میں نقرس کی شدید درد رہی۔ جس کی وجہ سے رات نیند بہت کم آئی۔ حرارت اور بے چینی بھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں۔

متروکہ شہری جائدادوں کے مستقل مالکانہ حقوق منتقل کرنے کی سکیم کا جلد اعلان ہوگا

سیٹلمنٹ کا محکمہ مزید ایک سال جاری رہیگا۔ متعلقہ مہاجرین سے سٹمپ ڈیوٹی نہیں لی جائیگی

لاہور ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ متروکہ شہری جائدادوں کے مستقل مالکانہ حقوق متعلقہ مہاجرین کے نام منتقل کرنے کے لئے ایک جامع سکیم مرتب ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ ڈھائی تین ہفتے میں اس سکیم کا اعلان کر دیا جائے گا اور پھر فوراً ہی اس پر عمل شروع ہو جائے گا۔ چیف سٹلمنٹ کمشنر پیر احسن الدین اس سکیم کے متعلق کراچی میں مرکزی محکمہ قانون کے ماہرین سے آخری مرتبہ تبادلہ خیالات کر آئے ہیں۔ اور اب وہاں اسے قانونی زبان کا جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ وزیر بحالیات لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ پہلے ہی اس سکیم کی تفصیلات کی منظوری دے چکے ہیں۔

صوبائی دارالحکومت میں اس سکیم کو فی الحال صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ تاہم آنا پتہ چلا ہے کہ اس سکیم کے مطابق جن مہاجرین کو مستقل مالکانہ حقوق منتقل ہوں گے ان سے کوئی سٹمپ ڈیوٹی نہیں لی جائے گی لیکن بعد میں اگر کوئی مہاجر اپنے نام مستقل طور پر منتقل شدہ جائداد فروخت کرے گا۔ تو اسے دگنی سٹیمپ ڈیوٹی ادا کرنا پڑے گی۔

سکیم میں مستقل مالکانہ حقوق منتقل کرنے کا بہت آسان طریقہ تجویز کیا گیا ہے۔ یعنی جو مہاجر اپنے تمام واجبات ادا کر چکا ہوگا وہ انتقال نامہ کے لئے متعلقہ دفتر میں درخواست دیگا ۲۴

۲۴ تو اسے بلا تاخیر مطلوبہ دستاویز مل جائے گی درخواست دینے کا طریق بالکل ایسے ہی ہوگا۔ جیسا کہ انتقال اراضی کی نقل حاصل کرنے کے لئے درخواست دی جاتی ہے۔

متعلقہ حکام کا خیال ہے کہ اس سکیم کے مطابق متروکہ شہری جائدادوں کے مستقل مالکانہ حقوق منتقل کرنے کا کام سات آٹھ ماہ سے پہلے ختم نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے مزید ایک آدھ سال تک محکمہ آبادکاری کو توڑ کر بقیہ کام ڈپٹی کمشنر کے سپرد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چنانچہ آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں اس محکمہ کے اخراجات کی گنجائش رکھی جا رہی ہے۔

خلا میں آدمی بھیجنے کا پہلا امریکی تجربہ کامیاب رہا

امریکی خلائی مسافر نے کئی بار زمین سے بات چیت کی

کیپ کینیول ۶ مئی۔ امریکہ کا پہلا خلائی مسافر کمانڈر الان شیپرڈ کل ۱۶ منٹ تک خلا میں پرواز کرنے کے بعد زندہ و سلامت واپس زمین پر پہونچ گیا ہے۔ اسے ۲۶ فٹ لمبے ریڈ سٹون راکٹ کے ذریعہ ایک ٹن وزنی مرکری کیپسول میں خلا میں بھیجا گیا۔ سولہ منٹ تک خلائی پرواز کے دوران کمانڈر شیپرڈ نے ارضی سٹیشنوں سے کئی بار باتیں کیں۔ اپنی حالت کی اطلاع دی اور اپنے محسوسات بیان کئے۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے بے وزنی کی حالت سے بھی ہمکنار رہے۔ ۱۱۵ میل کے خلائی سفر کے بعد ایک ٹن وزنی مرکری کیپسول طے شدہ پروگرام کے مطابق بحر اوقیانوس میں جمیل جمیلین سے تین میل دور جزیرہ گرینڈ بہاما کے شمال میں گرا۔ جہاں امریکی بحریہ کے جہاز لانچیں اور ہیلی کاپٹر پہلے ہی موجود تھے۔

—— پشاور ۶ مئی۔ میران شاہ (جنوبی وزیرستان) سے آمدہ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ بدھ کے روز پرگی کے قریب ایک بس الٹ جانے سے ۲۵ افراد مجروح ہوئے۔

درخواست دعا

نوابشاہ مئی۔ مکرم سید جلیل شاہ صاحب کی صاحبزادی جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ آج صبح درجہ حرارت ۱۰۴ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ

نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے۔ ہر جماعت میں داخلہ کی کافی گنجائش موجود ہے۔ سکول کے ساتھ بورڈنگ ہوس بھی ملحق ہے۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ نے بچوں کی دینی اخلاقی اور روحانی تعلیم کے لئے خاص انتظام کر رکھا ہے۔ بچوں کی ہر لحاظ سے نگرانی کی کوشش کی جاتی ہے۔ مرکز سلسلہ میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم دلانے کے خواہشمند احباب اپنے بچوں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے بچوں کو جلد از جلد بھجوائیں تا بچوں کی پڑھائی میں حرج واقع نہ ہو۔

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

محترم صوفی علی محمد صاحب درویش وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۶ مئی۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم صوفی علی محمد صاحب آف نادوال درویش قادیان کل مورخہ ۵ مئی ۱۹۶۱ء بروز جمعۃ المبارک سوا سات بجے صبح ۶۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ کچھ روز ہوئے آپ قادیان سے بحالت بیماری ربوہ تشریف لائے تھے۔ آپ کو خونی پیچش اور خرابی جگر کی شکایت تھی۔ جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

کل نماز جمعہ کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ رمئی ۱۹۶۱ء

"تحریکِ جدید" جماعتِ احمدیہ کا فعالی پہلو ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا ہے تاکہ دنیا میں از سر نو اسلام کی اشاعت کی مہم جاری کی جائے۔ ایک طرف تو اس جمود کو دور کیا جائے جو مسلم کہلانے والی اقوام پر دین کے متعلق چھایا ہوا ہے اور ان کو فعال بنایا جائے اور دوسری طرف اسلام کا پیغام تمام دنیا کی اقوام کو پہنچایا جائے اور دنیا سے الحاد اور شرک کا خاتمہ کرکے واحد خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کو عام کیا جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد اس لئے رکھی تھی تاکہ جماعت کی سرگرمیوں کو منظم کیا جائے۔ جماعت کی آمدنی کا انتظام متقی ہاتھوں میں آئے اور جماعتی کاموں کی سرانجام دہی میں کوئی دقت نہ رہے تاہم جماعت کی ترقی کے ساتھ جماعتی کام بھی پھیلتا چلا گیا۔ انجمن کے ذمہ نہ صرف جماعت کی تنظیم و تربیت تھی اور نہ صرف اس کو انجمن کی آمد کو محفوظ کرنا اور اسکے استعمال کے صحیح ذرائع استعمال کرنا تھا۔ بلکہ اس قومی جمود کو دور کرنا بھی تھا جس کا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔

یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اس کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑا غرض جماعت کا غیر مسلموں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کا اس طرف پوری توجہ دینا اور پھر بعض مخالفین کی پیدا کردہ مشکلات کا مقابلہ کرنا اپنی جگہ خاص اہمیت رکھتا تھا اسلئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں آج سے پچیس سال پہلے تحریک جدید کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ سے ہوا۔

قرآن کریم میں جہاں جہاں ایمان لانے کا ذکر ہے وہاں اعمال صالح کی تاکید بھی ساتھ ہی آتی ہے۔ مثلاً الذین آمنوا وعملوا الصالحات۔ یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالح کئے۔ یہ درست ہے کہ حقیقی ایمان ہی انسان کو اعمال صالح کی تحریک کرتا ہے۔ لیکن صرف ایمان لے آنا اور اعمال صالح بجا نہ لانا کوئی بھی قیمت نہیں رکھتا۔ کم از کم ایسے ایمان سے نہ تو صاحب ایمان کو کوئی دینی فائدہ ہوتا ہے۔ اور نہ اسکے ایمان کا دوسروں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔ اس لئے نرا ایمان مفید نہیں بلکہ ایمان کا اعمال صالح میں اظہار در حقیقت ایمان کی طاقت واضح کرتا ہے۔ اعمال صالح ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کی جڑ مضبوط ہے یا نہیں۔ اگر ایمان لانے والوں سے اعمال صالح ظاہر نہ ہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ ایمان میں نقص باقی ہے یا اس پر جمود طاری ہو چکا ہے۔ الغرض اعمال صالح ہی سے پتہ چلتا ہے کہ آیا ایمان مضبوط ہے یا نہیں۔

تحریک جدید کے جو مطالبات ہیں وہ نظام احمدیت کی جان ہیں۔ لیکن دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں جو سستی اور جمود سے سرانجام پاتا ہے بلکہ کام کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ ہر وقت اس کی تجدید ہوتی رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ مجددین جاری کرکے ہمیں اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی فلاح کے ارتقاء کی تمام باتیں موجود ہیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تعلیمات پر اپنے زمانہ میں الٰہی رہنمائی میں عمل کرکے دکھایا۔ اور اسی وجہ سے آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سراپا عمل بن گئے۔ اور انہوں نے اپنے زمانے میں شرک و کفر کی بڑھتی ہوئی رو کے آگے بند باندھ دیا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان کاموں میں سستی آنے لگی اور جمود اپنا سایہ ڈالنے لگا۔ اور خلافت کی بجائے بادشاہی آ گئی۔ اسلام کی تعلیمات مدہم پڑنے لگیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے دین کا کام حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سپرد کیا۔ اور تھوڑے عرصہ میں اسلامی تعلیمات پھر ابھر آئیں۔ اسی طرح ہر زمانے میں ہوتا چلا آیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ تجدید و احیائے دین کا یہ سلسلہ جاری نہ رکھتا تو آج اسلام کا نام و نشان مٹ چکا ہوتا۔

اس سے ثابت ہے کہ اچھے کاموں کو جن کی بنیاد خواہ بہت پختہ ہی کیوں نہ ہو دنیا میں جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اسکو وقتاً فوقتاً نئے جوش اور نئے عزم سے از سر نو شروع کیا جائے۔ یہ ایک قدرتی اصول ہے جب ہوا گندی ہو جاتی ہے اور اس میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ جراثیم کا گھونسلا بن جاتی ہے تو ارد گرد کی تازہ ہوا تیزی سے بڑھتی ہے اور ہوا کو تمام خرابیوں سے پاک کر دیتی ہے۔ جھکڑ اور آندھی اگرچہ انسان کو برے معلوم ہوتے ہیں لیکن تازہ ہوا کے انتشار کے لئے ان کا ظہور نہایت اہم ہے۔ اگر ہوا ساکن ہو جائے تو اس میں طرح طرح کی بیماریوں کے جراثیم پرورش پانے لگتے ہیں۔ اسی طرح ساکن تالابوں کا پانی گندا ہو جاتا ہے۔ اور بیماریوں کا گھر بن جاتا ہے قدرت سیلابوں کے ذریعہ ان کے جمود کو توڑتی ہے۔ اور ان میں نیا تازہ پانی بھر دیتی ہے۔ اس طرح جھکڑ اور سیلاب قدرت کا ایک بڑا اہم کام سرانجام دیتے ہیں۔

تجدید و احیائے دین کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے یہی طریق اختیار کیا ہے انسان کی طبائع جب جمود کی آغوش میں آسودہ ہو کر فعالیت کھو دیتی ہیں تو مجددین کے ذریعہ روحانی سیلاب لایا جاتا ہے۔ جو روحوں سے بیماریوں کے جراثیم دھو ڈالتا ہے اور قومیں تازہ دم ہو کر اپنے فرائض منصبی کی سرانجام دہی کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں تحریک جدید کی بھی یہ حیثیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اسلئے جاری فرمائی ہے۔ تاکہ ہر سال جماعتی جمود کو توڑنے کا سامان کیا جائے۔ دراصل یہ جماعت کا فعالی پہلو ہے۔ صدر انجمن کا کام جماعتی نظریات کو جماعت میں قائم رکھنا ہے۔ لیکن تحریک جدید کا کام ہے کہ جماعت کی صلاحیتوں کو اعمال کی شکل میں کارآمد بنایا جائے۔ آپ تحریک جدید کے مطالبات کا مطالعہ کریں تو آپ کو واضح ہو جائے گا۔ کہ تحریک جدید ہمیں وہ آسان گر بتاتی ہے جن سے ہم اسلامی تعلیمات کو جامۂ عمل پہنا سکتے ہیں۔ اور اس طرح ایمان کے ساتھ اعمال صالح کی راہیں کھلتی ہیں۔ مثلاً جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اسلام کی تعلیمات پر خود بھی عمل کرے اور ساری دنیا میں ان کی اشاعت بھی کرے۔ مگر یہ حقیقت کی صرف اجمالی اور خیالی صورت ہے وہ یہ کام کس طرح کرے اس کی تفصیل ہم کو تحریک جدید کے مطالبات میں ملتی ہے۔ اس طرح تحریک جدید نے ہم کو اجمالی اور خیالی دنیا سے نکال کر عمل کی دنیا میں داخل کر دیا ہے سب سے پہلے وہ ہم سے سادہ زندگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ہم اپنا مال فضولیات میں تو ضائع نہیں کر رہے۔ مثلاً کھانا پینا ہے یہ ایک قدرتی مطالبہ ہے۔ اسکے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ تحریک جدید یہ دیکھتی ہے کہ ہم کھانے پینے کو کہیں عیاشی اور چٹخورہ پن میں تو تبدیل نہیں کر رہے آیا ہم زندہ رہنے کے لئے کھاتے پیتے ہیں یا کھانے پینے کے لئے زندہ ہیں۔ پھر کھانا پینا ہمارے نفس کو موٹا اور ہماری روح کو تحلیل تو نہیں کر رہا ہے۔ کیا ہماری زندگی میں ہمواری اور توازن موجود رہا ہے یا نہیں۔

اسی طرح لباس کا معاملہ۔ تفریح وغیرہ کے معاملات بھی ہیں جنکی نگرانی تحریک جدید کرتی ہے بیکاری کا علاج بھی بتاتی ہے۔ پھر دینی کام کے لئے وقف زندگی کا نسخہ پیش کرتی ہے اور ہمیں ایسے عملی اصولوں سے آشنا کرتی ہے جن پر ہم عمل کر کے اپنا گذارہ کم سے کم اخراجات سے کر سکیں اور "عفو" دینی کاموں کے لئے دیدیں الغرض تحریک جدید ایسے ایسے مجرب نسخے بتاتی ہے جن کو زیر عمل لا کر ہم اپنی فلاح اور دوسروں کی فلاح آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مختصر الفاظ میں احمدیت کی تعلیمات کے نظری پہلو کو تحریک جدید فعالیت اور عمل کے دائرہ میں داخل کرتی ہے۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں ایمان کے بعد اعمال صالح کے میدان میں لاتی ہے اور ہمارے دلوں اور روحوں میں جمود کا زنگار جمنے سے روکتی ہے اور سیلاب کی طرح ہماری زندگی کو تازہ بتازہ کرتی ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے کام میں آگے سے آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ اور اس جنت میں پہنچ جائیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے عبادت گزار بندوں کے لئے تیار کی ہوئی ہے۔

آج کل یکم مئی سے تحریک جدید کا عشرہ منایا جا رہا ہے یہ اس لئے ہے کہ آپ کو تحریک جدید کی دنیا میں از سر نو زندہ کیا جائے اور آپ صحیح معنوں میں اس جماعت احمدیہ کے فعال رکن بن جائیں جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت پا کر تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے ÷

درخواستِ دعا میری بیوی سکینہ بیگم بنت میاں روشن دین صاحب زرگر کا اپریشن ہوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب فرما دے۔ (عبدالسلام زرگر بازار کلاں چنیوٹ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

خدام الاحمدیہ سے خطاب

فرمایا:۔

قریباً ڈیڑھ مہینہ ہوا میں نے کہا تھا کہ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ جتنی جگہ قادیان میں خالی پڑی ہے۔ ان ساری زمینوں میں گندم بوئیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں انہوں نے میری یہ بات اس کان سنی۔ اور اس کان نکال دی۔ اگر خدام الاحمدیہ کے کوئی عہدہ دار یہاں موجود ہوں۔ تو بتائیں کہ کیا انہوں نے فصل بوئی ہے"

اس پر مہتمم صاحب عمومی خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عرض کیا کہ ہم نے بعض زمینوں کی پیمائش کی تھی۔ مگر وہاں پانی نہیں چڑھتا۔

حضور نے فرمایا:۔

کیا اس کے متعلق آپ لوگوں نے مجھے کوئی اطلاع دی تھی۔ اس پر وہ خاموش ہوگئے۔

حضور نے فرمایا:۔

تم لوگ اگر میرے پاس رپورٹ بھیجتے کہ ان زمینوں میں پانی نہیں چڑھتا۔ تو میں اس کے متعلق انتظام کرتا۔ مگر اس کے متعلق تو مجھے کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ اور اب جبکہ

گندم بونے کا وقت

گذر چکا ہے۔ کہہ دیا گیا ہے کہ پانی نہیں چڑھ سکتا۔ حالانکہ پانی سب جگہ چڑھایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اونچے ٹیلوں پر بھی چڑھایا جا سکتا ہے۔ یو پی میں جا کر دیکھو سب لوگ چھٹا دیتے ہیں۔ یعنی ٹین میں پانی بھر کر چھٹا دیتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح پنجاب کے کئی علاقوں میں ہوتا ہے بلکہ یہاں قادیان میں بھی پہلے اسی طرح پانی دیتے تھے۔ ان علاقوں میں پیپے یا ٹین میں پانی بھر کر چھٹا دیتے ہیں۔ یہ کام تو عورتیں بھی کر سکتی ہیں۔ سارا یو پی چھٹے سے پانی دیتا ہے کیا ہم ان لوگوں سے کمزور ہیں؟ تم جتنا پانی کہتے ہو۔ ہم اس سے تگنا پانی چڑھا کر دکھا دیں گے جب

ساری دنیا ایسا کرتی ہے

تو یہاں کیوں نہیں ہوسکتا۔ یہ تو صرف ایک بہانہ ہے کہ پانی نہیں چڑھ سکتا تم جو سب سے اونچی زمین ہے وہ مجھے دکھا دیں ہفتہ کے دن خود تم کو پانی چڑھا کر دکھا دوں گا۔ جو کام میں بتاتا ہوں وہ کرتے نہیں۔ پھر جب

غلے کی کمی

ہوگی۔ تو مجھے آنے شروع ہو جائیں گے۔ کہ کوئی انتظام فرمائیں۔ ہم اس وقت کہاں سے انتظام کریں گے۔ کیا ہم فرشتوں سے کہیں گے۔ کہ ہمیں غلہ لا کر دو۔ ابھی تو اتنی تنگی کے دن بھی نہیں آئے۔ مگر ابھی سے لوگوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ہمیں غریبوں کے غلہ سے ہی کچھ دے دیں۔ کیونکہ ہم اس وقت لے نہیں سکے تھے۔ حالانکہ اس وقت بھی میں نے

جماعت کو توجہ دلائی تھی

کہ سال بھر کے لئے غلہ اپنے گھروں میں ڈال لیا جائے۔ ادھر یہ حالت ہے کہ باوجود توجہ دلانے کے خدام الاحمدیہ نے اس پر ذرا بھی عمل نہیں کیا۔ حالانکہ یہاں کی جتنی خالی زمینیں ہیں بوئی جا سکتی تھیں۔ قادیان میں پندرہ سو ایکڑ کے قریب زمین ہے۔ فرض کرو اس میں سے ۳۰۰ ایکڑ کے قریب نکل چکی ہو۔ تو ہزار بارہ سو ایکڑ بچتی ہے۔ اگر اس ساری زمین میں کاشت کر لی جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ اور اگر زیادہ محنت کی جائے۔ اور کھاد زیادہ مقدار میں ڈال دی جائے۔ تو یہی زمین دو فصلی ہو سکتی ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ یہ کام کر لیتے۔ تو غرباء کے لئے کافی غلہ مل جاتا۔

پرانی عادات کا ذکر

اس کے بعد حضور نے پرانی عادات کے ذکر پر فرمایا:۔

ہمارے عبدالاحد صاحب پٹھان نسوار کھانے کے بہت عادی ہیں۔ پٹھان ہمیشہ کشمیری لوگوں کو برا بھلا کہا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کشمیری قوم بڑی بزدل ہوتی ہے۔ عبدالاحد صاحب ایک دفعہ

کشمیر میں

میرے ساتھ تھے۔ ہم کہیں سیر کے لئے باہر نکلے۔ سیر کرتے کرتے کچھ دور چلے گئے۔ ان کو نسوار کی ضرورت پڑی تو انہوں نے جیب میں ہاتھ مارا۔ اور معلوم ہوا کہ ڈبیہ بھول آئے ہیں۔ اتنے میں سامنے سے ایک کشمیری آیا تو اد کھائی دیا۔ یہ جھٹ اس کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے۔ اور نہایت لجاجت سے کہنے لگے اے بائی جان! تورا نسوار ہے۔ اے بائی جان! تورا نسوار ہے۔ اس وقت ان کو اپنی سب پٹھانی بھول گئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک احمدی آیا۔ اس کو

حقہ پینے کی عادت

تھی۔ وہ دوڑا دوڑا پھرے۔ مگر حقہ پینے کو نہ ملے۔ اتفاقاً ایک جگہ مرزا نظام الدین صاحب بیٹھے حقہ پی رہے تھے۔ کچھ اور غیر احمدی بھی بیٹھے تھے۔ اور حقے کا دور چل رہا تھا۔ حقہ پینے والوں میں اتنی شرافت تو ہوتی ہے۔ کہ وہ حقہ پینے والوں کو اس چکر میں شریک کر لیتے ہیں۔ وہ احمدی دوست حقہ پینے بیٹھ گئے۔ تو انہوں نے پوچھا کہو کیسے آئے تھے۔ اور کیا کیا باتیں سنیں احمدی نے کہا میرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے ہم نے آپ کو مامور تسلیم کر لیا ہے۔ مرزا نظام الدین نے کہا یہ تو (نعوذ باللہ) دوکاندار ہے۔ اور دھوکے باز اور فریبی ہے۔ اس احمدی کو چونکہ حقہ پینے کی خواہش نے ستایا ہوا تھا۔ چپ چاپ یہ باتیں سنتا رہا۔ اور حقے کے ایک دو چکر گزر گئے۔ لیکن اس کے

دل میں ایمان

تھا۔ تین چار کش چپ رہنے کے بعد کہنے لگا۔ یہ بے حیائی صرف حقہ پینے کی خاطر میں نے برداشت کی ہے۔ اگر میں حقے کا عادی نہ ہوتا۔ تو اس قسم کی باتیں کبھی نہ سنتا۔ اس لئے میں آج سے قسم کھاتا ہوں کہ کبھی حقے کو منہ نہیں لگاؤں گا۔ چنانچہ اس نے حقہ چھوڑ دیا۔ اور چلا گیا۔ پس

عادت بھی ایک ایسی مجبوری ہے

جو شیر کو روباہ بنا دیتی ہے۔ لوگ تو کہتے ہیں

آنچہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج

مگر احتیاج سے بھی زیادہ انسان کو عادت خراب کر دیتی ہے۔ اور بعض اوقات دلیر سے دلیر انسان کو بھی عادت کی وجہ سے بزدل بننا پڑتا ہے۔ مگر ایسی عادات کو چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ جب

عزت اور غیرت کا سوال

آجائے۔ تو ایسی عادات کا ترک نہ کرنا ذلیل کر دیتا ہے۔ لوگ تو دنیا کی خاطر بڑی بڑی عادات کو ترک کر دیتے ہیں۔ سارا امریکہ چائے پینے کا عادی تھا۔ اور چائے کا نشہ بھی دوسرے نشوں کی طرح ہی ہوتا ہے۔ اگر وقت پر چائے پینے کو نہ ملے۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ پہلے انگریزوں کے ماتحت ہوتا تھا۔ انگریزوں نے چائے پر بہت بھاری ٹیکس لگا دیا امریکنوں نے اعتراض بھی کیا۔ مگر انگریزوں نے ضد کی اور ٹیکس لگا دیا۔ امریکنوں نے بغاوت کر دی۔ کہ ہم ٹیکس بالکل نہیں دیں گے۔ اس پر انگریزوں اور امریکنوں کی جنگ ہوئی اور انگریزوں کو شکست ہوئی۔ امریکنوں نے اس خیال سے کہ یہ ساری رسوائی چائے پینے کی وجہ سے ہوئی ہے فیصلہ کیا کہ ہم چائے نہیں پئیں گے۔ انہوں نے تمام کے تمام چائے کے بکس سمندر میں ڈبو دیئے اور اس کے بعد قریباً سو سال تک انہوں نے چائے نہیں پی۔ ۱۸۸۷ء میں جب وہ آزاد ہوئے یا اس کے بعد ۱۹۰۰ء کے قریب وہ چائے بالکل پینے لگ گئے۔

حج کے لئے روانگی

مورخہ ۲-۵-۶۱ شاہین ایکسپریس پر شیخ محمد اسحٰق صاحب معہ اپنی ہمشیرہ صاحبہ (اہلیہ میاں محمد محسن صاحب) بمعہ تین بچیوں کے حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ اسٹیشن پر کافی تعداد میں مستورات اور احباب جماعت نے دلی دعاؤں سے الوداع کیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کا حج قبول فرمائے۔ انہیں حج کی زیادہ سے زیادہ برکات سے حصہ لینے کی توفیق دے۔

قرآن مجید کی عظیم الشّان پیشگوئی کا ظہور!

(از مکرم سید منیر احمد صاحب باہری سابق مبلغ برما)

قرآن مجید اپنی اس خوبی میں منفرد ہے کہ وہ جس قدر احکام بیان کرتا ہے ان کے ساتھ طریقہ تعمیل بتلا کر ماننے والوں کیلئے عمل کی راہ آسان کر دیتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات کامیابی کی خوشخبری دے کر حوصلوں کو بلند اور قربانیوں کا پیش کرنا آسان کر دیتا ہے انہی احکام فرقانیہ میں سے ایک حکم یہ ہے کہ

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" گویا اپنے رسول مقبول فخر موجودات سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے متعلق یہ گواہی دینے کے بعد کہ اللہ تعالےٰ نے ہی آپ کو ہدایت اور سچا دین دے کر مبعوث فرمایا ہے حضور کو یہ ذمہ داری بھی سونپی گئی کہ

اب آپ کا کام ہے کہ اس سچے دین کو سب دوسرے ادیان پر غالب کر دکھائیں! یہ ایک بہت بھاری ذمہ داری تھی جو حضورؐ کے کندھوں پر ڈالی گئی اور بظاہر اس سے سبکدوش ہونے کے لئے اس وقت کوئی سامان موجود نہ تھا۔ ان حالات میں ایک حساس اور جان نثار بندے کا جو حال جذبۂ تسلیم و رضا کے غلبہ اور اسباب تعمیل ارشاد کے فقدان کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے۔ اس کا کچھ اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو عشق و فداکاری کی چاشنی چکھ چکے ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی دستگیری فرمائی اور اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کا یہ طریق بیان فرمایا۔

"ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف..." الآیۃ نیز فرمایا "فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم"

یعنی اس کام کو قومی سطح پر یوں انجام دیا جاوے کہ مرکز میں تعلیم و تربیت کے ادارہ کا قیام عمل میں آئے اور قوم کے ہر طبقہ میں سے کچھ لوگ اپنے تئیں خدمت دین و اشاعت ہدایت کے لئے کلیۃً وقف کریں اور مرکز میں آکر تعلیم و تربیت حاصل کریں اور بعد عمر بھر اشاعت کلمۃ اللہ میں مصروف رہ کر ترویج اسلام کے لئے باعث زندگی ہوں۔ پھر حوصلہ بڑھانے کے لئے اور اس لئے کہ اپنے وقت پر یہ بات مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا بھی ذریعہ ہو ارشاد فرمایا۔

انھا تذکرۃ۔ فمن شاء ذکرہ۔ فی صحف مکرمۃ۔ مرفوعۃ مطھرۃ۔ بایدی سفرۃ۔ کرام بررۃ۔

یعنی تم اس بوجھ کے بھاری ہونے کی وجہ سے مت گھبراؤ اور اس ذمہ داری کو کما حقہٗ پورا نہ کر سکنے کا خوف تمہیں غم میں نہ ڈالے تو ہم تمہیں بشارت دیتے ہیں کہ ایک جماعت ایسے خدام کی ضرور میسر آجائے گی۔ جو اس خدمت کے اہل ہوں گے اور ان مقدس بلند مرتبہ اور پاکیزہ اوراق میں بیان شدہ نصیحت کے باطنی فیضان و تاثیر سے نیکوکاری اور تقوےٰ کے اعلےٰ مقام تک پہنچیں گے اور عزت پائیں گے اور اپنی ان ساری خوبیوں اور باطنی روشنی کے باوصف اس ہدایت آسمانی اور نشان رحمت کی اشاعت و تبلیغ اور اسے ہر دوسرے مذہب و پیغام پر غالب کرنے کے لئے اور اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہوں گے اور وہ اپنے اس فریضہ کو پورا کرنے اور اپنی اس دھن میں مگن رہنے کے لئے دور دراز کے سفر اختیار کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

الغرض یہی وہ لوگ ہوں گے جن کا وجود قرآن کی عظمت۔ پاکیزگی اور علوِ مرتبت کا زندہ گواہ ہوگا۔ اور وہ قرآن کی خدمت کے طفیل اور قرآن نازل کرنے والے قادر خدا کی قدرت و جبروت کے صدقے اس دنیا میں عزت و منزلت اور بہشت کی پاکیزہ زندگی پائیں گے یہ حقائق اس قدر واضح ثابت اور شائع و متعارف ہوں گے کہ سب نیک دل اس سے متأثر ہوں گے اور ہر طرف سے سعید روحیں ان کے روحانی جذبے قبولِ دینِ حق کے لئے پروانہ وار کھنچی چلی آئیں گی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں حضور کی صحبت قدسی سے فیضیاب ہو کر آپ کے صحابہ نے عملی رنگ میں اپنا سب کچھ حضور کے ارشاد پر اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیا اور اس راہ میں اپنی عزیز جانوں تک کی بھی کبھی پروا نہ کی۔ ان کا جذبہ قربانی و جاں نثاری اس حد تک بڑھا ہوا تھا کہ عرش بریں سے خدائے ذو الجلال ان کی مدح میں پکار اٹھا۔

"منھم من قضی نحبہٗ ومنھم من ینتظر"

مگر یہ خدائی رحمت اور الٰہی فتح و نصرت کا مجسمہ بہت جلد ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔ حضور کی وفات کے بعد خلفاء راشدین کے زمانہ میں خدائی وعدوں کے مطابق اسلام اس قدر برق رفتاری سے پھیلا کہ تبلیغ و اشاعت تو ایک طرف نومسلمین کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی کافی سامان کرنا کچھ وقت کے لئے مشکل ہو گیا اور بعد کے زمانہ میں خلافت سے محرومی کے سبب مسلمانوں میں تبشیر و اشاعت دین کے لئے کوئی تنظیم وجود میں نہ آسکی۔ البتہ انفرادی طور پر ہزاروں اولیاء اور بزرگ اس مقدس فریضہ کی بجا آوری کے لئے سرگرم عمل رہے اور ان کی مساعی جمیلہ کے گرانقدر نتائج آج ہمارے سامنے ہیں۔ بایں ہمہ کوشش و جدوجہد بندگان خدا اور محبان حضرت کبریا کی ذاتی اور انفرادی قربانیوں تک محدود رہی اور قوم نے اس مقدس فریضہ کے سرانجام دینے میں ان کا کوئی ہاتھ نہ بٹایا!

سچ ہے "لکل اجل کتاب" ہر تقدیر کے ظہور کا ایک وقت مقرر ہے ....

. . . .

. . . . قوم اس فرض سے غافل رہی۔ یہاں تک کہ خدا کے اس بندے نے جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے خود فرمایا تھا کہ اسے دنیا میں اس لئے بھیجا جا رہا ہے کہ

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

قوم کو بیدار کیا اسے اپنے فرض کا احساس دلایا اور منشاء الٰہی کے مطابق تنظیم کرنے کی تدبیر فرمائی جس کا نام "تحریک جدید" رکھا۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا اجرا ان الفاظ سے فرمایا۔

"اللہ تعالےٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔ میں اللہ تعالےٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندے کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

پھر تحریک جدید کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک کہ ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے اسلام کی خدمت کا احساس ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور ایسا بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا ...... تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔"

واردات روزگار پر نگاہ رکھنے والے احباب خوب جانتے ہیں کہ اس وقت اسلام کو جن بڑے خطرات کا سامنا ہے اور جن غیر معمولی طاقتوں سے اسے مقابلہ درپیش ہے۔ اسے استعارۃً یاجوج و ماجوج کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ---- اور یہ حقیقت ہے کہ جس دن اسلام اپنے ان دو حریفوں کو پچھاڑنے اور نیچا دکھانے میں کامیاب ہو گیا اس دن اور کوئی تیسرا حریف اس کے مدمقابل ہرگز ٹھہر نہیں سکے گا۔

(باقی)

درخواست دُعا

میرا عزیز نومولود بچہ جسم پر کوئی زہریلا مادہ نکلنے کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے نومولود کی کامل صحت اور خادم سلسلہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(محمد علی جوہر کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نئے سال کا عزم

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال - ربوہ)

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان جماعت کو جو پیغام بھجوایا تھا اس میں حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ

"مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ ۲۵ لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے ۲۵ لاکھ ہی نہیں بلکہ ۲۵ کروڑ کا بجٹ بھی ہماری تبلیغی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور خدائے واحد کے جھنڈا کو بلند کرنا ہے۔ لیکن بہرحال جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے۔"

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ تا کہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

چند سال قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔

"جیسا کہ میں نے جلسہ کے موقعہ پر دوستوں سے کہا تھا۔ اب وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنچانے کی کوشش کرے اور جماعت کے تمام دوست تن من دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں۔ میں نے جلسہ کے موقعہ پر بتایا تھا کہ اب ہماری جماعت کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن کی آمدنیں پچیس پچیس لاکھ روپیہ تک نہ پہنچ جائیں اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۶ء)

خاکسار کی گذارش یہ ہے کہ گذشتہ پانچ چھ سالوں میں لازمی چندوں یعنی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی مبلغ پونے نو لاکھ روپے سے صرف سوا تیرہ لاکھ روپے تک بڑھی ہے۔ اس رفتار سے مبلغ پچیس لاکھ تک پہنچنے کے لئے کم از کم بیس سال کی ضرورت ہوگی اور یہ مدت حضور کے تازہ ارشاد کے ماتحت ہرگز ہرگز قابل برداشت نہیں۔

لہذا نظارت بیت المال تمام احباب سے خواہ وہ عہدہ دار ہوں یا نہ ہوں التجاء کرتی ہے کہ آؤ ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ اس سال جو یکم مئی ۱۹۶۱ء سے شروع ہوا ہے چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی مبلغ پچیس (۲۵) لاکھ روپیہ تک پہنچانے کے لئے ہم تن من دھن سے زور لگائیں گے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ہمیں اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے ایمانی لحاظ سے یہ خاکسار پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ جماعت کی موجودہ تعداد سے ہی لازمی چندوں کی مقدار مبلغ پچیس لاکھ تک پہنچانا عین ممکن اور واجب الحصول ہے۔ آئندہ کسی زمانہ میں نہیں بلکہ اب اور اسی سال۔ نیز خاکسار اپنے تجربہ اور فنی مہارت کی بناء پر بھی عرض کرتا ہے کہ اگر تمام احباب یک جان ہو کر کوشش کریں۔ اور اپنی عزتوں کے لئے نہیں بلکہ سلسلہ کی عزت اور وقار قائم کرنے کی خاطر خلوص نیت سے کام کریں تو ہمارے چندے اسی سال مبلغ پچیس لاکھ روپے سے بھی بڑھ سکتے ہیں۔

بنیادی امر جو چندوں کے لحاظ سے جماعت کی کایا پلٹ سکتا ہے وہ نادہندوں کے متعلق مناسب کارروائی ہے۔ جس کی طرف حضور بار بار توجہ دلاتے رہے ہیں اور اسی بارہ میں حضور نے اپنے تازہ پیغام میں بھی ارشاد فرمایا ہے۔ اس وقت جو رجحان پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ نادہندوں کے وجود کو چھپایا جائے۔ بے شک کئی جماعتیں بالکل ٹھیک صحیح بجٹ بناتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور اپنے بازو کی قوت سے اسے سو فیصدی پورا بھی کر دیتی ہیں۔ لیکن بہت سی جماعتیں اپنے نادہندوں کو بجٹ میں شامل کرنے سے گریز کرتی ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتی ہیں کہ وہ لوگ جو احمدی کہلانے کے باوجود چندہ نہیں دیتے انہیں مقامی جماعتوں کے بجٹ میں شامل نہ کیا جائے یا ان کا چندہ پوری شرح سے تشخیص نہ کیا جائے۔ بلکہ جو چندہ وہ ادا کرتے ہیں ان کی آمد اسی کے مطابق سمجھ لی جائے اور مزید چھان بین نہ کی جائے۔ اس غلط طرز عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کی اصلاح کے لئے کوئی خاطر خواہ کوشش کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اگر عہدہ دار اپنی عزت اور وقار کی قربانی کریں تو اللہ تعالیٰ ان عہدہ داروں کے اخلاص اور قربانی کو مدنظر رکھتے ہوئے یقیناً یقیناً ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ ان نادہندوں کی اصلاح کی جائے۔ یا اگر ان کی اصلاح مقدر نہ ہو۔ اور وہ جماعت سے نکل جائیں تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک مخلص اور قربانی کرنے والی جماعت اپنے سلسلہ میں داخل کرے گا۔ اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے ہماری جماعت کا قدم ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گا۔

پس یہ عاجز بھی تمام امراء اور سیکرٹری صاحبان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے متعلق اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ تا ان نادہندوں اور بے شرح چندہ دینے والوں کی اصلاح ہو جائے۔ لیکن جو لوگ اپنی شامت اعمال سے اصلاح کا دروازہ اپنے اوپر بند کر چکے ہوں ان کے متعلق مناسب کارروائی کرنے میں کسی عہدہ دار کو کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ ۴ نومبر ۱۹۴۹ء کا بغور مطالعہ کیجئے۔ جو حال ہی میں اخبار الفضل مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور جلد از جلد صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی مقدار مبلغ پچیس (۲۵) لاکھ تک پہنچا دے۔ آمین اللھم آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ::

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

رسالہ قبول احمدیت کی سرگزشت

کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی رائے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے ایک خط میں رائے شمیر خانصاحب کو تحریر فرمایا:۔

"آپ کا خط موصول ہوا جس کے ساتھ آپ کا تصنیف کردہ رسالہ "سرگذشت قبول احمدیت" بھی تھا۔ آپ کا رسالہ خدا کے فضل سے دلچسپ بھی ہے اور مؤثر بھی۔ ذاتی تاثرات اور تجربات اکثر صورتوں میں علمی اور فلسفیانہ باتوں سے زیادہ مؤثر ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اس رسالہ کو نافع الناس بنائے۔ آپ کی یہ ایمانی جرأت قابل قدر ہے کہ اپنے بزرگوں اور عزیزوں کی ابتدائی مخالفت کے باوجود آپ نے نوجوانی کی عمر میں ہی احمدیت کو قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت اور ترقی عطا کرے۔"

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۶ ۹/۶۱

نوٹ:۔ پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر ذیل کے پتہ سے رسالہ حاصل کریں:۔
"رائے شمیر خان جوئیہ کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ ضلع جھنگ"

درخواست دعا

میری ہمشیرہ اہلیہ سید محمود احمد شاہ صاحب (فورٹ سنڈیمن) تقریباً دو ماہ سے بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(ماسٹر عبدالحمید خان (خوبا فیدرو ڈ) کوئٹہ)

ادائیگی چندہ وقف جدید

(سال چہارم)

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ادا فرما دیا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

میاں عبد الواحد صاحب ریوڑی والے
دہلی دروازہ لاہور ۰۰ - ۱۰
ایم فقیر اللہ صاحب سول لائن لاہور ۰۰ - ۵
میاں فیروز الدین صاحب " ۰۰ - ۱۰
عبد المتین صاحب " ۰۰ - ۳
زینب بیگم صاحبہ " ۰۰ - ۷
سید سہیل احمد صاحب " ۰۰ - ۴
لطف المنان صاحب سول لائن لاہور ۰۰ - ۴
الحاج خانصاحب چوہدری فضل دین خانصاحب " ۰۰ - ۲۵
منجانب بیگم صاحبہ مرحوم " " ۰۰ - ۲۵
چوہدری عبد القدیر صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۲ - ٦
میاں فیروز الدین صاحب شاہ عالم مارکیٹ ۰۰ - ٦
حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ ۰۰ - ٦
میاں بشیر احمد صاحب زرگر " ۰۰ - ٦
نواب الدین صاحب ٹرنک ساز " ۰۰ - ۳
میاں عبد السلام صاحب زرگر " ۲۵ - ٦
ڈاکٹر قریشی محمد عبد اللہ صاحب " ۰۰ - ٦
مبارک احمد صاحب ٹرنک ساز " ۰۰ - ٦
محترمہ بخت بہری صاحبہ والدہ
حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ ۰۰ - ٦
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ
حافظ عزیز احمد صاحب " ۰۰ - ٦
سردار عبد القادر صاحب " ۰۰ - ٦
ملک رشید الدین صاحب نیاز نگر منٹگمری ۷۵ - ٦
ڈاکٹر ملک نیاز محمد صاحب " ۵۰ - ۱۳
سید محمد حسین شاہ صاحب
وحدت کالونی ملتان ۲۵ - ٦
مولوی غلام نبی صاحب چک نمبر ۲۸۱ لائلپور ۰۰ - ۱۲
سکوارڈن لیڈر سید محمد حسین صاحب ۰۰ - ٦۰
مکرم ناصر احمد صاحب سرگودھا ۰۰ - ۷
ماسٹر محمد الدین صاحب اکوڑ " ۰۰ - ۳
حافظ ڈاکٹر منور احمد صاحب " ۰۰ - ۲۸
اہلیہ صاحبہ حاجی منور احمد صاحب " ۰۰ - ۷
عبد السلام صاحب " ۰۰ - ٦
میجر شبیر احمد صاحب بیراچہ " ۰۰ - ۱۰
مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب قصور ۰۰ - ۵۰
والدہ صاحبہ ملک خلیل الرحمٰن صاحب " ۰۰ - ۲
مکرم محمد غفران صاحب خالد ہانسپور ۰۰ - ۱۰
حکیم محمد خورشید صاحب محاسب گجرات ۷۵ - ۱۱
ملک محمد صدیق صاحب واہ کینٹ حسب تفصیل ۷۵ - ۹
حکیم الرحمٰن صاحب نیلا گنبد لاہور ۰۰ - ۸
آیت الرحمٰن صاحب " ۰۰ - ۵
آمنہ صدیقہ صاحبہ " ۰۰ - ٦
صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ۰۰ - ۱۰
ملک نور الدین صاحب حاجم کبیر والہ ۲۷ - ۵

محترمہ معراج الدین صاحب ڈسکہ ۰۰ - ٦
اصغر رضا صاحب سرشیر لائلپور ۰۰ - ٦
غلام رسول صاحب ۰۰ - ٦
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
گوکھووال نمبر ۱۲۱ ۰۰ - ٦
قاضی عنایت اللہ صاحب گکھیانہ ۵۰ - ٦
منور فاطمہ صاحبہ دختر " ۱۲ - ٦
عزیزہ بیگم صاحبہ " ۲۵ - ٦
" صاحب والدین " ۲۵ - ٦
محمد انور صاحب " ۰۰ - ۵
چوہدری محمد اقبال صاحب
بی تج ورکشاپ جہلم ۰۰ - ٦
اہلیہ صاحبہ " " ۰۰ - ٦
ماسٹر عبد الرحیم صاحب بیراز " ۱۹ - ٦
سردار علی صاحب پاک سرائے ۰۰ - ٦
مکرم بابو احمد الدین صاحب کھیوڑہ جہلم ۰۰ - ۲٦
رسولا احمد صاحب چیمہ صدر جماعت ڈنگہ ۳۷ - ٦
ماسٹر رحمت اللہ صاحب محمد آباد اسٹیٹ ۰۰ - ٦
منشی نذیر احمد صاحب لطیف نگر ۰۰ - ۷
میاں غلام محمد صاحب گگو منٹگمری ۱۲ - ٦
چوہدری نور الدین صاحب جمال پور ۳۷ - ۸
غلام محمد صاحب دل بہار رحیم یار خاں (بلا تفصیل) ۱۸ -
چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ٹوکورٹ خفر بارکہ ۱۵ -
غلام محمد صاحب علی پور کھلوال
مظفر گڑھ ۹۵ - ۱۲
ڈاکٹر رضیا حسین صاحب پاکپتن ۰۰ - ۷
مقصود احمد ولد ابراہیم ڈیرہ بابو والہ
سیالکوٹ ۰۰ - ٦
رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ عبد الستار " ۰۰ - ٦
عبد الرحمٰن صاحب " ۰۰ - ٦
نظام الدین صاحب " ۰۰ - ٦
خوشی محمد صاحب دادو سندھ ۵۰ - ۴۰
خان انور حسین صاحب کینال کالونی
ہیرا سنگھ منٹگمری ۰۰ - ۷
قریشی عبد الخالق صاحب " ۲۵ - ۵
محمد الدین صاحب گگو منٹگمری ٦۳ - ٦
حکیم عبد الغنی صاحب بستی شادی
صادق آباد ۰۰ - ٦
حافظ غلام محمد صاحب چک ۶۵
رحیم یار خاں ۰۰ - ۴
مشتاق احمد ولد حسن خان ٹلونڈی
کھجوروالی ۷۵ - ۱۱
محمد علی صاحب شہزادہ براستہ چونڈہ ۰٦ - ۳
حکیم تمیم احمد صاحب وزیر آباد (بلا تفصیل) ۰۰ - ۵۳
عبد اللہ صاحب کھاریاں " ۰۰ - ۱۲

ہمارے زمیندار احباب — اور — تعمیر مساجد ممالک بیرون

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے عہد مبارک میں پیغام توحید و رسالت سے فضائے عالم کو معمور کرنے کے لئے ایک وسیع پروگرام کے ماتحت غیر ممالک میں تعمیر مساجد کا کام شروع ہے ۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس جماعت کو ہر پیشہ کے لحاظ سے تقسیم فرما کر ایک لائحہ عمل ارشاد فرما دیا ہے ۔ اس لائحہ عمل میں زمیندار اور مزارع حضرات کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں :-

"زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو ایک آنہ (چھ پیسے) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (تیرہ پیسے) فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں ۔
مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ پیسے) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں ۔"

آج کل فصل ربیعہ کی کٹائی وغیرہ شروع ہو چکی ہے ۔ امید ہے کہ ہمارے زمیندار اور مزارعہ احباب اپنے پیارے آقا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں کوشاں ہوں گے ۔ اور اپنے مقدس امام ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کر کے اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کے وارث بنیں گے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کی محنت میں غیر معمولی برکت ڈالے اور آپ کو خدمت دین کی کما حقہ توفیق بخشے ۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے صدقہ

مکرم چوہدری عبد الودود صاحب ابن مرزا عبد الحمید صاحب اوڈیٹر لاہور اپنے کاروبار کے سلسلہ میں دنیا کے ٹور پر بذریعہ ہوائی جہاز ۵ رمئی ۱۹٦۱ء کو لاہور سے روانہ ہو رہے ہیں ۔ آپ نے روانہ ہونے سے پہلے ایک بکرا صدقہ کے علاوہ مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) کے لئے ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمائے ہیں ۔ اور احباب جماعت سے دعاؤں کی خواہش فرمائی ہے ۔ قارئین کرام سے ان کے کاروبار میں برکت اور کامیاب مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

اگر اسی طرح احباب جماعت مساجد فنڈ کو ہر موقعہ پر یاد رکھیں ۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد دنیا کے کونے کونے میں اللہ اکبر کی آواز سنائی دی جا سکتی ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مساجد ممالک بیرون کیلئے ایک مخلص طالب علم کا جذبہ قربانی

مکرم نثار احمد صاحب فاروقی پشاور کی ایک دختر نیک اختر طاہرہ نسرین نے جو پشاور یونیورسٹی کی ایم ۔ ایس ۔ سی (فزکس) میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں ۔ محکمہ تعلیم کے ۵۲/- روپیہ وظیفہ ملنے پر اپنے وعدہ کے مطابق جو انہوں نے اپنے طور پر اپنے اللہ سے کیا ہوا تھا نصف حصہ یعنی ۲٦/- روپیہ مساجد ممالک بیرون کے لئے ادا فرمایا ہے ۔ فجزاھا اللہ تعالےٰ احسن الجزاء ۔ قبل ازیں بھی خلافت جوبلی فنڈ سے وظیفہ ملنے پر اس مخلص بچی نے ۳۰/- روپیہ چندہ مساجد ممالک بیرون ادا فرمایا تھا ۔ جملہ احباب جماعت سے عزیزہ موصوفہ کی آئندہ امتحانوں میں شاندار کامیابی اور بابرکت مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ عزیزہ موصوفہ کا نیک نمونہ جملہ طلباء اور طالبات کے لئے قابل رشک ہے ۔ ایسی مخلص اور ہونہار بچی کے والدین بجا طور پر لائق مبارکباد ہیں ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا :- میرے محترم والد صاحب کو ڈیوٹی پر گر جانے کی وجہ سے دونوں پاؤں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں ۔ اور میو ہسپتال میں داخل ہیں ۔ لہٰذا سب بھائیوں اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کو اللہ تعالےٰ جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے ۔ محمد اسلم طاہر ۔ ۔ ۔
مغل پورہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۶۰۳۴: میں امۃ المجید بنت مولوی محمد تقی صاحب قوم اروائیں پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲/۱۱۳ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) میرا زیور ایک انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ ۲ رتی۔ قیمت -/۳۶ روپے ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں (۲) میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲ اپریل ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ امۃ المجید بقلم خود

گواہ شد: عبدالکریم ۲/۲/۱۱-۳ ناظم آباد کراچی

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۳۵: میں امۃ الرحیم زوجہ چوہدری مبارک احمد صاحب قوم میر (کشمیری) پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۹/۵۷ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند اڑھائی ہزار روپیہ ہے۔ ۲۵ نئے

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ

۲۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ½ تولہ

مجموعہ وزن ۱½ تولہ قیمت -/۱۸۰ روپے۔

میرا ایک پلاٹ خالی دس مرلہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں ہے۔ جس کی قیمت مبلغ -/۵۰۰ روپے ادا کر چکی ہوں یہ میری واحد ملکیت ہے۔

میں اپنے حق مہر اور مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری اور کوئی آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲ اپریل ۱۹۶۱ء۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ امۃ الرحیم بقلم خود ۲/۴/۶۱

گواہ شد: مبارک احمد خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۴۲: میں سارنگ خان ولد سلطان احمد صاحب ملک قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن F ۲۱/۳ فیڈرل ایریا کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے مبلغ -/۲۸۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد سارنگ خان ملک بقلم خود

گواہ شد: امین الدین عباسی جنرل سیکرٹری حلقہ سعید منزل کراچی۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۴۳: میں محمد غیاث قریشی ولد عباس علی خان صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور وال بلڈنگ اسمتھ اسٹریٹ صدر کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ یکصد پچیس روپے (-/۱۲۵) روپیہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد غیاث قریشی بقلم خود۔

گواہ شد: عبدالمجید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی ۲۴/۳/۶۱۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۴۴: میں عبدالکریم عباسی ولد کریم اللہ صاحب عباسی قوم عباسی پیشہ کاروبار عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۶ لالو کھیت کراچی ڈاکخانہ کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا ایک مکان ۸۰ مربع گز میں لالو کھیت کراچی میں ہے۔ جس کا نمبر ۱۲/۶ ہے اور اس کی قیمت اس وقت پانچ صد روپیہ ہے۔

۲۔ میرا ایک پلاٹ نمبر ۸۰ واقع لالو کھیت کراچی میں برائے دوکان ہے۔ جس کی قیمت مبلغ -/۱۵۰ روپے ہے۔ یہ مکان اور پلاٹ میری واحد ملکیت ہے

میں مندرجہ بالا مکان اور پلاٹ کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میں کوئلہ کا کاروبار کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار آمد مبلغ ... روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: عبدالکریم عباسی بقلم خود۔ گواہ شد: امین الدین

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰/۴/۶۱ کو میرے بڑے بھائی ملک رحمت الرحمان کا نکاح شیخ عبدالقادر صاحب نے محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنت تاج الدین ملک صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

اسد ملک

ملک پور کھادرے ڈاکخانہ بڑا گھر تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

درخواست دعا

مکرم گلزار احمد صاحب زرگر بازار کلاں چنیوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک مقدمہ سے بری فرمایا ہے اس خوشی میں انہوں نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔

(شیخ عبدالقیوم چنیوٹ)

ژالہ باری کے طوفان میں ۲۰ ہلاک ایک ہزار زخمی

پٹنہ ۶ رمئی گزشتہ ہفتے پٹنہ میں جو خوفناک ژالہ باری ہوئی تھی اس میں بیس افراد ہلاک اور ایک ہزار اشخاص زخمی ہوئے ہیں "اولے پڑنے سے ایک وسیع علاقہ میں فصلوں اور املاک کو نقصان پہنچا ہے ۔ اس علاقہ میں ژالہ باری ۲۹ اپریل اور یکم مئی کو ہوئی تھی ۔

ایک اطلاع کے مطابق کھاگریا سب ڈویژن میں سمرسا کے مقام پر ژالہ باری سے پہلے آندھی آئی تھی ۔ آندھی کے دوران ایک جگہ آگ لگ گئی اور پانچ افراد پر مشتمل ایک کنبہ جل کر خاکستر ہو گیا ۔

ژالہ باری کے طوفان سے تقریباً ۲۵ ہزار مکانات کو نقصان پہنچا ۔ شمالی بہار میں آم کی فصل بری طرح تباہ ہو گئی ہے !

دعائے مغفرت

میرے دادا جان حضرت مولوی محمد علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو کہ مکرم مولوی محمد تقی صاحب کے والد محترم تھے) مورخہ ۳-۵-۶۱ بروز بدھ علی الصبح ربوہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ بعد نماز مغرب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ دادا جان محترم کے درجات بلند فرماوے اور ہم کو جو ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں اللہ تعالےٰ اپنی حفاظت میں رکھے ۔ آمین

(رفیع احمد ابن مولوی محمد تقی صاحب ربوہ)

ضروری اطلاع

مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل ساکن ڈسکہ ایک ضروری کام کے لئے سرگودھا کے علاقہ میں گئے تھے مگر واپس نہیں آئے شاید بیمار ہوں اگر کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو اطلاع دے کر مشکور فرما دیں ۔

خاکسار

(محمد عظیم باجوہ)

محترم صوفی علی محمد صاحب درویش کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

ہوئے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے جنازہ کو کندھا بھی دیا ۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا ۔ قبر تیار ہونے پر محترم منشی عبد الحق صاحب خوشنویس نے دعا کرائی ۔

محترم صوفی صاحب مرحوم بہت نیک مخلص اور اسلام کا خاص درد رکھنے والے بزرگ تھے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا ۔ آپ ۱۹۰۵ء میں بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے ۔ بعد ازاں ۱۹۰۶ء میں آپ کو حضور علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی ۔ سابق مبلغ امریکہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور آپ کے فرزند ہیں آپ نے اپنی اولاد اور متعلقین کی دینی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھا چنانچہ آپ نے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مکرم مولوی نذیر احمد صاحب اور مکرم مولوی نور الحق صاحب انور کو مولوی فاضل تک تعلیم دلائی اور اب یہ تینوں ہی خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم صوفی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کا ہر طرح اور ہر لحاظ سے حامی و ناصر ہو ۔ آمین

درخواست دعا :۔ (۱) میرے بڑے بھائی شریف اللہ خان کراچی میں ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہیں احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ان کی بریت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

(رفیق اللہ خان)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴